[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 7.S.C.R

ازعدالت عظمی

ریاست یو۔ پی اور دیگر

بنام

وید پال سنگھ اور دیگر

7 اکتوبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنا ئک، جسٹسز]

ملازمت کا قانون:

پچھلی اجرت — ملازم کے خلاف فوجداری کارروائی جس کا اختتام بری ہونے پر ہوتا ہے — تاہم، محکمہ جاتی کارروائی کے مطابق ملازم کو ملازمت سے برخاست کرنا — پچھلی اجرت کی ادائیگی کے حکم کے ساتھ عدالت عالیہ کے حکم کے نتیجے میں بحالی — منعقد ہوا، جب عدالت پچھلی اجرت کی ادائیگی یا بحالی کی ہدایت دیتی ہے، تو عدالت/ٹریبونل کو حالات کے پس منظر پر غور کرنے اور دیے گئے حقائق پر عملی طور پر اصول کا اطلاق کرنے کی ضرورت ہوتی ہے — ملازم کی مشکوک دیانتداری کی نشاندہی کرنے والی خفیہ رپورٹوں کی روشنی میں، پچھلی اجرت کی ادائیگی کی ہدایت کرنا مناسب نہیں ہے، حالانکہ اسے فوجداری عدالت نے تکنیکی بنیادوں یا خوبیوں کی بنا پر بری کر دیا تھا — کیس کے حالات اور ملازم کے طرز عمل سے اس کی پچھلی اجرت سے انکار کرنے کا جواز ملتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بدعنوانی کے فروغ پر ایک پریمیم بن جائے۔ — ہائی کورٹ کا حکم واپسی کی اجرت کی ادائیگی کا حکم

دیوانی اپیل کا عدالتی حداختیار 1996: کی دیوانی اپیل نمبر 13221۔

1983 کے ڈبلیو پی نمبر 507 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 12.8.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اشوک کے سریواستو

جواب دہندگان کے لیے بی ایس مور، میسر کی کسم سنگھ اور ایم ایس دھیا

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے قابل مشورے سنے ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل الہ آباد عدالت عالیہ کے ڈبلیو پی نمبر 507 / 83 میں دیے گئے 12.8.92 کے فیصلے کے خلاف اٹھتی ہے۔اس معاملے میں عدالت عالیہ کی مداخلت سے متعلق تمام واقعات کو دوبارہ شمار کرنا ضروری نہیں ہے۔ہم نے صرف پچھلی اجرت کی ادائیگی کے محدود سوال پر نوٹس جاری کیا۔مدعا علیہ جو عارضی خدمت پر تھا اسے فوجداری عدالت کے ذریعے سزا سنائے جانے پر خدمت سے ہٹا دیا گیا تھا۔اس کے خلاف دفعہ 409 آئی پی سی کے تحت جرم کا مجرمانہ مقدمہ شروع کیا گیا تھا۔اس میں کوئی شک نہیں، بعد میں اسے الزام سے بری کر دیا گیا۔مدعا علیہ کی خدمت کا ریکارڈ ٹریبونل کے سامنے پیش کیا گیا۔ٹریبونل ریبذریعےرڈ کو دیکھنے کے بعد حکم میں مداخلت کرنے کی طرف مائل نہیں تھا۔لیکن عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کو ملازمت سے ہٹانے میں مداخلت کی تھی۔چونکہ ہم بری ہونے کے بعد مدعا علیہ کو ملازمت سے ہٹانے کی درستگی کے سوال میں نہیں جارہے ہیں، اس لیے یہ کہنا کافی ہوگا کہ ہمارے سامنے رکھے گئے ریکارڈ سے ہم مطمئن ہیں کہ مدعا علیہ پچھلی اجرت کا حقدار نہیں ہے۔اس کی دیانت داری پر شک کیا گیا اور وہ مشکوک دیانتداری کا آدمی پایا گیا۔اس کی خفیہ رپورٹیں اچھی نہیں ہیں۔

بدعنوانی گہرے اخلاقی انحطاط اور دولت کے لیے غیر مطمئن لالچ کا نتیجہ ہے۔عوامی خدمت کا دفتر سرکاری ملازم کو عہدے کا غلط استعمال کرنے اور اس عمل میں سرکاری ڈیوٹی کی انجام دہی کے لیے غیر قانونی تسکین قبول کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔سرکاری ملازم کے خلاف شروع کیا گیا فوجداری مقدمہ کئی بار ختم ہوسکتا ہے جو استغاثہ کی طرف سے تکنیکی نقائص کی وجہ سے ہو یا مسئلہ یا گواہوں پر غور کرنے میں نقطہ نظر، معاندانہ یا دیگر متنوع وجوہات کی وجہ سے ہوسکتا ہے لیکن معاملے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مساوی طور پر غور کرنے پر سرکاری ملازم دوبارہ ملازمت میں شامل ہونے کا دعوی کرتا ہے۔مساوات بذات خود حکومت کو ضابطہ اخلاق کے تحت یا آئین کے آرٹیکل 311 کے تحت مناسب کارروائی کرنے سے نہیں روک سکتی ہے لیکن کئی بار وہ بے نتیجہ عمل بن جاتے ہیں۔نتیجے کے طور پر دوبارہ تعیناتی پر سرکاری ملازم معاوضے سمیت نتیجہ خیز فوائد کا دعوی کرتا ہے۔کئی مواقع پر، سرکاری ملازم بدعنوانی کا پتہ لگانے سے گریز کرتا ہے یا ہنر مند انتظام کے ذریعے بدعنوانی کے ارتکاب کا ثبوت درکار ہوتا ہے۔لیکن اس کا طرز عمل خدمت میں اور اس سلسلے میں عوام کے درمیان بدنامی کا باعث بنتا ہے اور پچھلی اجرت کی ادائیگی ایک محرک فراہم کرے گی اور بدعنوانی کو بڑھاوا دے گی۔سماج کو بدعنوان افسران کی قیمت سرکاری خزانے سے ادا کرنی پڑتی ہے۔لہذا، جب عدالت پچھلی اجرت کی ادائیگی یا دوبارہ تعیناتی کی ہدایت دیتی ہے، تو عدالت/ٹریبونل کو حالات کے پس منظر پر غور کرنے اور دیے گئے حقائق پر عملی طور پر اصول کا اطلاق کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اس سلسلے میں عالمگیر اطلاق کا کوئی تجریدی اصول نہیں رکھا جاسکا۔استغاثہ شروع کرنے سے پہلے افسر کی خفیہ رپورٹیں سرکاری ملازم کے طرز عمل کا ثبوت فراہم کرتی ہیں۔یہ افسر کا فرض ہے کہ وہ اپنا مواد پیش کرے اور حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس سلسلے میں تمام ضروری ریکارڈ عدالت/ٹریبونل کے سامنے غور کے لیے رکھے اور یہ عدالت/ٹریبونل کا کام ہوگا کہ وہ اس معاملے پر غور کرے اور فیصلہ کرے۔اس عدالت نے کئی معاملات میں ایک اصلاحاتی مقصد کے ساتھ معروضی اور غیر جذباتی طور پر خفیہ رپورٹس ریکارڈ کرنے کی ضرورت کی طرف اشارہ کیا ہے تاکہ سرکاری ملازم انتظامیہ کی خدمات کے معیار اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے خود کو بہتر بنا سکے۔پارچیل، سیکٹرل یا اقربا پروری کا نقطہ نظر انتظامیہ کی کارکردگی اور خدمات میں نظم وضبط کی بحالی کے لیے نقصان دہ ہوگا۔اس معاملے میں ریکارڈ پر رکھی گئی خفیہ رپورٹیں خفیہ رپورٹس لکھنے میں اس طرح کے نقصان دہ رجحان کو ظاہر کرتی ہیں۔افسران کے ایک سیٹ نے اپیل کنندہ کی دیانت داری

کی اطلاع دی اور جبکہ بالکل مخالف الفاظ میں پیشرو افسر نے اپیل کنندہ کی مشکوک دیانتداری کی اطلاع دی تھی۔ وہ خفیہ رپورٹس لکھنے میں کچھ افسران کی جانب سے معروضیت کی کمی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ بہت افسوسناک صورتحال ہوگی جو انتظامیہ کی کارکردگی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ہم اس ارادے سے پچھلی اجرت کی ادائیگی کے سوال تک محدود رہے ہیں کہ بحالی پر اپیل کنندہ بدعنوان طریقوں سے پاک ہو کر خود کو بہتر بنائے گا اور خود کو اپنے لیے، خاندان کے لیے اور معاشرے کے لیے ایک مفید سرکاری ملازم ثابت کرے گا۔ مشکوک دیانت داری کی نشاندہی کرنے والی خفیہ رپورٹوں کی روشنی میں، ہمارا خیال ہے کہ پچھلی اجرت کی براہ راست ادائیگی کرنا مناسب نہیں ہے، حالانکہ اسے فوجداری عدالت نے تکنیکی بنیاد پر یا اہلیت کی بنیاد پر بری کر دیا تھا، وہ واجب الادا نہیں ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ مقدمے کے حالات اور اپیل کنندہ کا طرز عمل اسے پچھلی اجرت سے انکار کرنے کا جواز پیش کرتا ہے ورنہ یہ بدعنوانی کے رجحان پر پریمیم ہوگا۔

اس کے مطابق اپیل کی منظوری ہے۔ پچھلی اجرت کی ادائیگی کا حکم ایک طرف رکھ دیا گیا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

آر۔پی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document